دہشت گرد کون؟!

محمد سعید الرحمٰن ۔ ایم۔اے

دینی مدارس دہشت گردی کے اڈے ہیں ان مدارس میں دہشت گردی کو فروغ دیا جاتا ہے، یا دہشت گردی کی تعلیم دی جاتی ہے، یہ ہیں ہماری حکومت کے خیالات اور بھارتی حکومت کا پروپیگنڈہ یہ ہے کہ پاکستان دہشت گردوں اور شدت پسندوں کی سرپرستی کررہا ہے۔ اور پوری دنیا میں اپنے زعم وخیال میں امن کے ٹھیکیدار امریکہ جی کے خیالات تو کیا ہی کہنے وہ تو ہر اسلامی ملک اور اسلامی تنظیم کو ہی دہشت گرد سمجھتا ہے اور اپنے بنیاد پرست ہونے کا پروانہ عطا فرمادیتا ہے۔ حالانکہ بنظر عمیق دیکھا جائے تو نہ تو دینی مدارس کے طلباء اور انتظامیہ دہشت گرد ہے اور نہ ہی اسلامی تنظیمیں اور اسلامی ممالک۔ تو دنیا میں سب سے بڑے دہشت گرد امریکہ اور اس کے حواری شیاطین ہیں جو دنیا میں امن قائم ہوتا دیکھ نہیں سکتے انہیں پتہ ہے کہ اگر دنیا میں امن و مان قائم ہوگیا تو ہماری چودھراہٹ کو کون تسلیم کرے گا۔

تاریخ اٹھا کے دیکھ لیں کہ اسلام کے ابتدائی دور سے لیکر اب تک کیا کبھی مسلمانوں نے کسی کو ناجائز تنگ کیا ہے کیا کبھی ناجائز خون بہایا گیا ہے۔

نبی ﷺ کی حیات طیبہ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مکی دور میں آپ اور آپ کے صحابہؓ پر کفار کی طرف سے طرح طرح کے مظالم ڈھائے گئے ۔ مگر آپ نے کسی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ جب حضور ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لے گئے تو سب سے پہلے ۲ھ میں بھی کفار مکہ نے ہی تقریباً تین سو میل کے فاصلے پر آکر مدینہ اور اہل مدینہ یعنی مسلمانوں پر حملہ کیا ہے اور مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے یہ جنگ بھی دفاعی جنگ تھی۔ اسی طرح جنگ خندق کے موقع پر عرب کا سارا کفر مدینہ کی ننھی سی ریاست پر چڑھ دوڑا ہے اس جنگ پر کفار کو اکسانے میں بنیادی کردار بدباطن یہودیوں نے ادا کیا۔ اور ان ظالم اور مکار یہودیوں نے ہی کفار کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کیلئے برانگیختہ کیا اور اپنے ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔ مسلمانوں نے اس نازک موقع پر بھی صرف دفاعی اقدامات کئے ہیں کسی پر جارحیت نہیں کی ہے۔

حضور ﷺ اگر کبھی باہر تشریف لے بھی گئے تو صرف اور صرف شرارتی لوگوں کی سرکوبی کیلئے جن کے بارے میں ٹھوس شواہد مل جائے کہ وہ مسلمانوں پر حملہ کرنے کی تیاریوں میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کو تہ تیغ کرنا چاہتے ہیں۔ مسلمان دہشت گرد نہیں ہیں۔ مسلمان تو اس ہادی امن و ہدایت کے امتی ہیں جس نے فتح مکہ کے موقع پر طاقت کے ہوتے ہوئے معاف فرمادیا اور بڑے بڑے جانی دشمنوں سے فرمایا:

لاتثريب عليكم اليوم انتم طلقاء

جاؤ تم آزاد ہو

یہاں تک کہ اپنے پیارے چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل وحشی تک کو معاف فرمادیا حضور ﷺ کے بعد کی اسلامی تاریخ اٹھا کے دیکھ لیں کہ کسی بھی جنگ کے موقع پر مسلمانوں نے بے گناہ عورتوں بچوں، مذہبی پیشواؤں، بوڑھوں اور کمزور لوگوں کو نشانہ نہیں بنایا اور نہ ہی دشمن کی کھیتیاں اور باغات تباہ کئے ہیں۔

قدم در قدم آگے چلتے آئیں کہ ظالم ہلاکو خاں نے بے گناہ مسلمانوں کو شہید کیا اور مسلمانوں کی کھوپڑیوں کے مینار بنائے۔ مسلمان کا وجود دنیا والوں کیلئے باعث رحمت ہے نہ کہ دہشت و

بربریت کی علامت۔ مسلمانوں نے دنیا کے ساتھ وہ سلوک کیا ہے جوکہ آج تک کسی کو کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اپنے دور حکومت میں دیکھا کہ ایک بوڑھا یہودی بھیک مانگ رہا ہے فوری طور پر حکم جاری فرمادیا کہ اس کو بیت المال سے وظائف دیئے جائیں ، اسلام دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ اسلام تو فکروخیال کی آزادی دیتا ہے ، فرمان باری تعالیٰ ہے:

لا اکراہ فی الدین (البقرہ:۲۵۶)

اس کے بعد قیام پاکستان کے بعد کے حالات پر ذرا نظر دوڑائیں کہ 1948ء کی جنگ یا 65ء کی جنگ یا 71ء کا حادثہ فاجعہ ہر موقع پر ہمارے دشمن اور کافر ملک بھارت کی جانب ...... سے ہی دہشت و بربریت کا بازار گرم ہوتا رہا ہے۔ دیکھیں کشمیر میں کیا ہو رہا ہے۔ اب تک تقریبا 80ہزار سے زائد کشمیری مسلمان درجہ شہادت پا چکے ہیں آخر ان کا قصور کیا ہے وہ کیا چاہتے ہیں؟ ان کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ کلمہ گو مسلمان ہیں۔

فلسطین میں کون دہشت گردی کا مظاہرہ کررہا ہے یہ بات ذہن نشین رہنی چاہئے کہ اپنا دفاع کرنے کو دہشت گردی نہیں کہا جاتا لیکن یہ تو امریکی پروپیگنڈہ ہے کہ اپنا دفاع کرنے کو دہشت گردی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کیا فلسطینی مسلمانوں پر ظلم و ستم دہشت گردی نہیں ہے فلسطینی مسلمانوں نے جنگ کی ابتداء نہیں کی اور ہزاروں فلسطینی مسلمانوں کو موت کی آغوش میں سلا دیا گیا اور موت کی وادی میں پہنچا دیا گیا ہزاروں خواتین کے سہاگ اجاڑ دیئے گئے لاکھوں بچے اپنے والدین کے سایہ شفقت سے محروم ہو گئے ہزاروں والدین سے ان ظالم اور بدفطرت یہودیوں نے ان کے بڑھاپے کے سہارے چھین لئے لیکن پھر بھی یہ بڑے مہذب شہری ہیں۔ افغانستان میں کیا ہوا، نہتے افغانیوں کا قصور کیا تھا کہ روس نے اپنی بادشاہی قائم کرنے اور بادشاہ گری اور نظریہ وسعت کے تحت افغان مسلمانوں پر شبخون مارا اور پھر نتیجہ کے طور پر جذبہ جہاد کی برکت سے پسپائی اٹھانا پڑی اور تقریبا دس سال بعد دم دبا کر افغانستان سے بھاگنا پڑا اس کا فائدہ یہ ہوا کہ روس کی قوت اور طاقت پارہ پارہ ہوگئی اور کئی آزاد ریاستوں کا قیام عمل میں آیا اور مسلمانوں سے جو کہ موت کی نیند سو چکے ہیں ان میں جذبہ جہاد نے انگڑائی لی اور اس جہاد کی برکت سے ہی ایک بڑی سپر پاور اور دنیا پر حکمرانی کا خواب دیکھنے والی حکومت چکنا چور ہوگئی روس نے چیچنیا میں کیا کیا؟ ان مسلمانوں کا کیا قصور تھا؟ اور ہزاروں بے کس اور مجبور و مقہور مسلمان شہید کر دیئے گئے۔ اور کل افغانستان میں دہشت گردی کا ارتکاب کس نے کیا ہے اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ 11 ستمبر 2001ء کے واقعہ میں مسلمانوں کا ہاتھ ہے اور مسلمانوں نے ورلڈ ٹریڈ سنٹر تباہ کیا ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ اس سنٹر میں کام کرنے والے چار ہزار یہودی اس دن غائب تھے آخر ان کو کس نے بتادیا کہ آج یہ حادثہ ہونے والا ہے اگر وہ اتفاقی طور پر غیر حاضر تھے تو اتنی بڑی تعداد میں غیر حاضری کیسی؟

حقائق کو ہر موقع پر نظر انداز کیا گیا۔ دنیا کے کسی بھی قانون میں اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ بغیر کسی ثبوت کے ہی کسی پر کسی چیز اور واقعہ کا الزام دھرا جائے اور اسے مورد الزام ٹھہرایا جائے مگر امریکی ظالموں نے بغیر کسی ثبوت اور شواہد کے اس واقعہ اور حادثے کا مجرم مسلمانوں کو قرار دیا امریکہ میں مقیم مسلمانوں پر زندگی تنگ کر دی گئی اور چند ہی دنوں بعد بغیر کوئی ثبوت فراہم کئے افغانستان کے نہتے اور غریب مسلمانوں پر دھاوا بول دیا گیا۔ اس بغیرت کو حملہ کرتے ہوئے بھی شرم نہ آئی کہ آخر اس حملے کا جواز کیا ہے؟ اس ظالم نے وہ تباہی مچائی کہ ظلم و جور کی تمام حدیں پار کر گیا، بے گناہ معصوم بچوں کا خون بہا دیا گیا کتنی ہی پردہ نشین باغیرت بہنوں کے سہاگ اجاڑ دیئے گئے اور کتنے ہی والدین کی امیدوں کی کرنیں ان سے چھین لی گئیں کیا تورا بورا میں مچائی جانے والی تباہی دہشت گردی نہیں ہے؟ مگر پوری دنیا چاہے وہ اسلامی دنیا ہو یا غیر اسلامی بلاک۔ کسی کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ اور اس نے اپنے ظلم و جور کا دائرہ صرف افغانستان تک ہی نہیں محدود رکھا۔ بلکہ اس بدنام زمانہ ایجنسی ایف بی آئی نے پاکستان میں بھی کئی شریف شہریوں کی عزتیں پامال کیں، اور چادر و چاردیواری کے تحفظ کی دھجیاں بکھیر دیں۔

یہ ظالم دوسرے ممالک اور قوموں سے

مطالبہ کرتا ہے کہ اسکے جنگی قیدیوں کا خیال رکھا جائے مگر کیا اسے یہ بھول گیا ہے اس نے افغان قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ کیا کیوبا میں افغانوں کے ساتھ انسانیت سوز سلوک نہیں کیا گیا؟ ان کو کنٹینروں میں بند کیا گیا اور ان پر ظلم کے پہاڑ توڑے گئے۔ مگر انسانی حقوق کی چیمپئن تنظیموں نے اس کھلے ننگے ظلم کے خلاف آواز تک بلند نہ کی۔ اس وحشی بش کی آتش انتقام سرد نہ ہوئی۔ اور اس نے ہر قسم کی سفارتی ناکامی کے باوجود انبیاء علیہ السلام کی سرزمین عراق پر حملہ کر دیا۔ اور ہزاروں من بارود علاقے میں پھینک دیا گیا، اب اخبارات میں یہ چیزیں آرہی ہیں کہ یہ آج کا نہیں بلکہ بش اور اس کے پالتو ٹونی بلیئر دو سال پہلے یہ منصوبے بنا چکے تھے مگر کسی بھی اسلامی ملک کو واضح اور دو ٹوک الفاظ میں اس کی مذمت کرنے کی بھی ہمت نہ ہوئی۔ 4 اپریل کے اخبار نوائے وقت میں ایک 4 سالہ بچی کی تصویر دی گئی جو کہ گھر کے دروازے پر بیٹھی اپنے ابو کا انتظار کر رہی ہے۔ مگر نہ جانے وہ معصوم کب تک اپنے ابو کے آنے کی آس لگائے بیٹھی رہے گی۔ اسے کیا معلوم کہ اس کا ابو عالمی دہشت گرد اور ملعون بش کی خواہشات ملک گیری کی بھینٹ چڑھ چکا ہے۔ اور اب وہ کبھی اپنے گھر واپس نہیں آئے گا۔ اس ظالم نے کتنے ہی معصوم بچوں، بوڑھوں کا خون بہایا ہے لیکن ان شاء اللہ یہ اپنے مقصد کے حصول میں ناکام رہے گا اور فتح ان شاء اللہ حق کی ہوگی۔

ان ظالموں کی دہشت گردی اور یہود و ہنود گٹھ جوڑ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ بھارت نے امریکہ کی شہ پر یہ بیان اور دھمکی دی ہے۔ کہ ہمارا کیس تو امریکہ سے بھی زیادہ مضبوط ہے اور پاکستان کو حملے کی پیشگی دھمکی دی ہے اور اس کے ساتھ برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا نے بھی کہا ہے کہ پاکستان کو سرحد پار دہشت گردی روکنا ہوگی۔ یہ خطرے کی گھنٹیاں اور یہود و ہنود گٹھ جوڑ کی واضح علامت ہے۔ ادھر امریکہ نے پاکستان پر الزام عائد کیا ہے کہ کہوٹہ لیبارٹریز نے شمالی کوریہ کو کیمائی مواد فراہم کیا ہے۔ جس کے جرم اور سزا کے طور پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ اس ظالم کو اپنے بم اور بموں کی ماں یاد نہیں ہے۔ اس نے کئی کئی ٹن کے بم اپنے مقصد کے حصول اور ایک اسلامی ملک کو خطہ ارض سے مٹانے کیلئے استعمال کیئے۔ مگر اس ظالم کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ ان حالات میں غیر جانبدار رہتے ہوئے بھی یہ فیصلہ کرنا ہے کہ دہشت گرد کون ہے؟ کیا مسلمان دہشت گرد ہیں جنہوں نے دنیا کو سکون مہیا کیا اتنا سکون کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں ایک بھیڑیئے نے ایک بکری کو چیر پھاڑ دیا وہ چرواہا رونے لگا لوگوں نے کہا اس میں رونے کی کیا بات ہے۔ ایک بکری ہے اس نے کہا بکری کی بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ آج میرے خیال میں عمر بن عبدالعزیزؒ کی حکومت نہیں رہی۔ یعنی عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں درندے بھی ظلم نہیں کر سکتے۔

مگر آج انسانی شکل میں درندہ اور وحشی انسانیت پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ رہا ہے۔ فیصلہ خود کیجئے دہشت گرد کون ہے؟ بش کو یاد رکھنا چاہیے ظلم پھر ظلم ہے، بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے خون پھر خون ہے گرتا ہے تو جم جاتا ہے۔ اللہ اس چار سالہ معصوم بچی کی فریاد سننے پر قادر ہے۔ کیونکہ حضورؐ کا فرمان اقدس ہے کہ مظلوم کے دل سے نکلی ہوئی آہ بہت جلد عرش بریں پر پہنچتی ہے۔ وہی آہیں اس بش کو لے ڈوبیں گی۔ پھر اس کو بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

ان بطش ربک لشدید

اور نہ ہی اللہ پر ایسا کرنا کوئی مشکل اور تکلیف دہ ہے۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز

مولانا نجیب اللہ طارق کو صدمہ

گزشتہ دنوں فضیلۃ الشیخ مولانا نجیب اللہ طارق فاضل مدینہ یونیورسٹی واستاذ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کی پھوپھی محترمہ طویل علالت کے بعد فیصل آباد میں انتقال کر گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نہایت صالحہ، صابرہ، شاکرہ، عابدہ خاتون تھیں، اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری کوتاہیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے، آمین۔ مرحوم کی نماز جنازہ فضیلۃ الشیخ حافظ مسعود عالم نے پڑھائی، جس میں جامعہ سلفیہ کے اساتذہ وطلبہ اور دیگر لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

ادارہ ترجمان الحدیث مولانا نجیب اللہ طارق و دیگر لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق فرمائے آمین۔